08-12-2011

پریس ریلیز

ان دنوں ہمارا معاشرہ کئی خرابیوں کا آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ بدعنوانی اور کرپشن زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہوگئے ہیں۔ اسکینڈلوں اور اسکیام میں اتنی بڑی بڑی رقومات کی ہیرا پھیری ہوئی ہے جس کا تصور تک عام آدمی نہیں کرسکتا حالیہ عالمی سروے کے مطابق بدعنوانی میں ہندوستان چوتھے نمبر پر ہے۔ حرص و آز معاشرے کی پہچان بن گئے ہیں جس کے شکار کیا صاحب اقتدار سیاست دان اور کیا رپوریٹ کمپنیوں کے مالکین سبھی ہیں۔ عام آدمی آفیسروں کو رشوت دئے بغیر اپنا کام نکال نہیں سکتا۔

جیسے جیسے ملکی اقتصادیات ترقی کر رہے ہیں غریبی اور بدحالی بھی عروج پر پہنچتے جا رہے ہیں۔ تشدد، بے انصافی، امتیازی سلوک عام ہیں۔ تیزی سے دولت مند ہونے کے لئے بد دیانتی، دھوکہ بازی، مکروفریب، بلیک مارکیٹنگ، جعل سازی جیسے طریقے اپنائے جا رہے ہیں۔ سیاست میں مجرمانہ ذہنیت، تعلیم میں کاروباری ذہنیت، اور کاروبار میں سرمایہ دارانہ ذہنیت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔

ان سب وجوہات کی بنا پر عوام میں غم وغصہ اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ نتیجتاً" کرپشن مخالف ہندوستان" کے عنوان سے تحریکیں چلائی جا رہی ہیں۔ ایسے موقع پر ہر ہندوستانی کو مسئلہ کی سنگینی پر غور کرنے اور معاشرے میں سدھار لانے کے لئے یکجا ہونا چاہیے اور کرپشن کے خاتمے کے لئے جدوجہد کرنے، کمربستہ ہو جانا چاہیے۔

جماعت اسلامی ہند ملک کی بھلائی کی خاطر انتھک جدوجہد کرتی آئی ہے۔ اس موقع پر بھی ریاست کرناٹک میں "برائیوں سے پاک سماج کی جانب" کے عنوان سے ایک دس روزہ مہم 8 ڈسمبر تا 18 ڈسمبر 2011 منانے جا رہی ہے۔ جس میں خاص طور پر کرپشن کی برائیوں کو اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اسباب وعوامل اور اس کو ختم کرنے کے لئے حقیقی حل کی جانب لوگوں کی توجہ مبذول کرائے گی۔ اس کی خاطر لکچرز، سمپوزیم، ریالیاں وغیرہ نکالی جائیں گی۔ ہزاروں کی تعداد میں فولڈرز، کتابچے اور اشتہارات تقسیم کئے جائیں گے۔ ہر سطح پر سیاسی، سماجی اور مذہبی لیڈروں اور بااثر افراد سے ملاقاتیں کی جائیں گی اور اصل حل کی جانب ان کی توجہ مبذول کی جائے گی۔ اس اہم کام کے ذریعہ عوام میں صحیح بیداری لانے کی جدوجہد میں جماعت اسلامی کا ساتھ دینے کی اپیل کی جاتی ہے۔

مولانا محمد فاروق خان صاحب، ہندی اور اُردو کے معروف ادیب و دانشور، اُردو میں مختلف موضوعات پر 30 سے زائد کتابوں کے مصنف جن میں کلامِ نبوت ﷺ (پانچ جلدوں میں) شہرہ آفاق تصنیف ہے، 14 ڈسمبر بنگلور تشریف لا رہے ہیں، 18 ڈسمبر تک مختلف پروگراموں میں شرکت فرمائیں گے۔ ان میں اہم پروگرام 15 ڈسمبر کو دارالسلام میں مجلس العلماء کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے اجلاس میں علماء کرام سے خطاب اور تبادلہ خیال، 17 ڈسمبر کو" کرپشن کو ختم کرنے میں مذہب کا رول" کے عنوان سے مٹھوں کے سوامیوں، عیسائی پادریوں، سماجی کارکنوں، اسکالروں، دانشواروں، انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں سے ڈائیلاگ (تبادلہ خیال اور مکالمہ) ہوں گے۔ آنجناب 18 ڈسمبر بروز اتوار C.O.S ہال دارالسلام میں" کرپشن کے عوامل۔ حل کی تلاش" کے موضوع پر ہونے والے سمپوزیم میں حصہ لیں گے، جس میں ریاست کی معروف اور بااثر، علمی، مذہبی اور سماجی شخصیات حصہ لیں گے۔

اس پس منظر میں ہم ملک کے تمام شہریوں کی توجہ درج ذیل اُمور کی جانب مبذول کروانا چاہیں گے:

I) کرپشن دراصل انسانوں کی حرص وآز، خودغرضانہ اور بددیانت ذہنیت کی علامت ہے جو مادہ پرستانہ نظریہ سے پیدا ہوئی ہے۔ جس سے بے انصافی جنم لیتی ہے۔ ہمیں اس کے خاتمہ کے لئے ایک مکمل طریقہ کار کو اپنانے کی ضرورت ہے جو اس ذہنیت کا خاتمہ کرے۔

II) اس مسئلہ کے حل کے لئے بنیادی طور پر انسانی ضمیر کو بیدار کرنے اور اس کے اندر یہ احساس جگانے کی ضرورت ہے کہ کرپشن ایک جرم ہی نہیں گناہ ہے۔ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مذہب اور روحانیت کو مقدس مانا جاتا ہے۔ خداشناسی، اس کے سامنے جوابدہی کا مضبوط تصور اور خُداخوفی کا احساس ایک ایک شہری کے دل میں جگانا ضروری ہے۔

III) کرپشن اور جرائم کی گرفت کرنے کے اداروں مثلاً لوک آیکتہ، کرپشن مخالف بیوریو، سی بی آئی، سی وی سی، اینفورسمنٹ ایجینسی وغیرہ کو دیانت داری، انصاف پسندی کے ساتھ تیزی سے اور اخلاص سے کام کرنے کی آزادی دینی چاہیے۔

VI) لوک پال بل، جس کا بے حد چرچا ہے، پارلیمان میں مناسب اور ضروری مباحثہ کے بعد دستوری تحفظات کے ساتھ منظور کرنا چاہیے۔

V) معاشرے کی درستگی کی کوشش سے پہلے ہر فرد کو اپنی زندگیوں سے ان برائیوں کو دور کرنے کا عزم کرنا چاہئے، جن کو وہ سماج میں دیکھنا نہیں چاہتا۔ ہمیں پختہ ارادہ کرنا چاہئے کہ نہ رشوت دیں گے اور نہ لیں گے۔

VI) ہمارے ملک میں قدیم زمانے سے چلے آنے والے سماجی، نسلی اور اقتصادی امتیازات جو کہ کارپوریٹ کلچر کے عام ہوتے جانے کی بنا پر بدترین درجہ کو پہنچ رہے ہیں اور کمزور طبقات کو طبقات کے غلام بناتے چلے جارہے ہیں، جو عام آدمی کی زندگی میں روزمرّہ کے کاروبار پر بھی FDI کے نام پر قبضہ جمانے کے لئے کوشاں ہیں، اس کرپشن میں اضافہ کا باعث بن رہے ہیں۔ ایک منصفانہ ترقی کی راہ ہموار کر کے سوسائٹی میں امن کو برقرار رکھنا نہایت ضروری ہے۔

VII) انصاف پسند اور متوازن ذہین رکھنے والے شہریوں کو ان حالات میں خاموش تماشائی بن کر بیٹھے نہیں رہ جانا ہے۔ انہیں ان اسباب کو دور کرنے، برائیوں کو مٹانے اور سوسائٹی کے امن وامان کو غارت ہونے سے بچانے کے لئے اُٹھ کھڑے ہونا چاہیے اور ملک اور سماج کو اس تباہی بچانے کے لئے آگے آنا چاہیے۔

ڈاکٹر محمد سعد بلگامی
سکریٹری
جماعتِ اسلامی ہند کرناٹک